روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 27۔اکتوبر 2015ء 13 محرم 1437 ہجری 27۔اخاء 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 242

حضور انور کے دورہ ہالینڈ اور جرمنی کی روداد، جماعتی ترقیات اور افضال الٰہیہ کی تفصیلات نیز غیروں کے نیک تاثرات کا اظہار

ہالینڈ کے پارلیمنٹ ہاؤس سے حضور انور کا خطاب۔وسیع پیمانے پر دین حق کی تعلیم کا پرچار ہوا

جماعت احمدیہ نے پھلنا، پھولنا اور بڑھنا ہے اور یہی سلوک ہمیں اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ ہر جگہ نظر آتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اکتوبر 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/اکتوبر 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ ہر سفر میں اپنی تائید وقدرت کے نشانات دکھاتا ہے۔گزشتہ دنوں میں ہالینڈ اور جرمنی کے دورے پر تھا۔ہالینڈ کے پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک ریسپشن ہوئی جس میں 89 سرکردہ حکام شامل ہوئے جن میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے ممبران پارلیمنٹ، ایمبیسیڈرز، سرکاری حکام اور نمائندگان شامل تھے۔پارلیمنٹ میں میں نے جو تقریر کی اس میں دین حق کی تعلیم اور حالات حاضرہ کے حوالے سے جو مسائل ہیں وہ بیان کئے۔اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں پر دین حق کی تعلیم کا اچھا اثر پڑا۔مہمانوں کے تاثرات کچھ اس طرح تھے۔امام جماعت احمدیہ نے اپنا پیغام نہایت مؤثر رنگ میں دیا، ہالینڈ کے لوگوں کا یہ حق ہے کہ ان کو دین حق کا امن پسند چہرہ بھی دکھایا جائے، ان کو اس پیغام کی ضرورت ہے، اس پیغام سے دین کا حقیقی چہرہ دیکھنے کا موقع ملا۔پارلیمانی کمیٹی کے سوالات پر آپ کے جوابات کسی بھی مناسب سوچ رکھنے والے شخص کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی تھے۔جس طرح امام جماعت احمدیہ نے Freedom of Speech، برداشت اور دوسرے مذاہب کے لئے عزت واحترام جیسے حساس سوالات کے جوابات دیئے وہ نہایت موزوں تھے۔تقریر کے دوران دین حق کی تعلیم کے مطابق جو آپ نے برداشت، مذہبی آزادی اور اخوت کے بارے میں باتیں بیان کیں وہ دل کو لگتی ہیں کیونکہ بین المذاہب ہم آہنگی اور دنیا کے امن کیلئے ان اقدار کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔دنیا میں امن کے قیام کے لئے دین حق کی تعلیمات بہت مؤثر ہیں۔اگر تمام لوگ صدق دل سے ان تعلیمات پر عمل کریں تو دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔امام جماعت کی باتوں سے اندازہ ہوا ہے کہ ہمارے انٹر فیتھ ڈائیلاگز کے پروگراموں میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی ناگزیر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ بھی ہالینڈ میں جو پروگرام رہے ان میں بھی کسی نہ کسی اخبار، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندے آکر انٹرویو لیتے رہے۔لمبی لمبی باتیں ان سے ہوتی رہیں، جس میں ان کو حضرت مسیح موعود کے مقام، دعویٰ، دین حق کی تعلیم، دنیا کا امن اور خلافت کے موضوع پر بتایا گیا۔اس طرح بہرحال جماعت کا وہاں کافی وسیع تعارف ہوا۔ہالینڈ کے 3 نیشنل اور نارویجئین اخبارات نے دورے کے حوالے سے خبریں دیں اور رپورٹس شائع کیں۔اخبارات کے ذریعہ کل 3 ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔اسی طرح ریڈیو کے ذریعے بھی قریباً نصف ملین تک پیغام پہنچا۔ملک کے نیشنل ٹی وی پر بھی خبریں نشر کی گئیں۔ٹی وی کے ذریعے 5 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔اس طرح مجموعی طور پر پرنٹ میڈیا کے ذریعہ سے کل 8 ملین افراد تک یہ پیغام ہالینڈ میں پہنچا۔فرمایا کہ ہالینڈ میں دوسری بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کی بھی توفیق ملی۔سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل مہمانوں کی مجموعی تعداد 102 تھی، جن میں اس شہر کے میئر، ججز، وکلاء، ڈاکٹرز، آرکیٹیکٹس، مذہبی لیڈرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔حضور انور نے تقریب کے بعد ان مہمانوں کے بیت الذکر اور جماعت احمدیہ کے بارے میں نیک تاثرات بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے بعد جرمنی میں دو بیوت الذکر کی بنیاد رکھی، وہاں بھی شہر کے معززین اور پڑھا لکھا طبقہ آیا ہوا تھا۔یہاں بھی اچھے فنکشنز ہوئے، جماعت کا تعارف وہاں مزید بڑھا۔حضور انور نے جرمنی میں بھی بیوت الذکر کی سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات بیان فرمائے۔سنگ بنیاد کی تقاریب کی خبریں یہاں کے ٹی وی اور اخبارات نے شائع اور نشر کیں، ریڈیو نے بھی خبر دی۔جن کے ذریعے دین حق کا پیغام پہنچا اور اس کے علاوہ ٹی وی اور ریڈیو چینلز کو سننے والوں کی تعداد تو کئی میلینز میں ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ احمدیہ جرمنی سے 7 سال پورے کر کے پہلی کلاس اس دفعہ پاس آؤٹ ہوئی ہے۔16 مربیان وہاں تیار ہوئے ہیں اور ان کا سالانہ کانووکیشن بھی تھا۔اصل مقصد جرمنی جانے کا تو یہی تھا۔کانووکیشن بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا رہا۔اللہ تعالیٰ ان فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کو صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق بھی عطا فرمائے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کیا ہے اور اس کے فضل سے اس کا نشوونما ہو رہا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ وعدہ ہے اور تقدیر یہ ہے کہ انشاء اللہ جماعت نے پھلنا، پھولنا اور بڑھنا ہے اور یہی سلوک ہمیں اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ ہر جگہ نظر آتا ہے۔حضور انور نے آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب ابن حضرت مصلح موعود کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

وہ پریشان نہ ہو

یاد جس دل میں ہو اس کی وہ پریشان نہ ہو
ذکر جس گھر میں ہو اس کا کبھی ویران نہ ہو
حیف اس سر پہ کہ جو تابع فرمان نہ ہو
تف ہے اس دل پہ کہ جو بندہ احسان نہ ہو
وقت حسرت نہیں یہ ہمت وکوشش کا ہے وقت
عقل و دانائی سے کچھ کام لے نادان نہ ہو

(کلام محمود)

معصیت سے بچو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے، بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔صغائر یعنی چھوٹے گناہ سہل انگاری سے کبائر یعنی بڑے گناہ ہو جاتے ہیں۔صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔“

(ڈائری حضرت مسیح موعود 25 دسمبر 1897ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہ راست خطبہ جمعہ برطانیہ میں اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے پاکستانی وقت کے مطابق **30۔اکتوبر 2015ء سے شام 6 بجے** ٹیلی کاسٹ ہوگا۔احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور زیادہ سے زیادہ اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوں۔

احباب جماعت کی خاص توجہ کے لئے

بیرون ربوہ سے جو احباب اپنے بچوں کی شادیوں کے سلسلہ میں بارات لے کر ربوہ تشریف لاتے ہیں۔ایسے احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے۔کسی بھی شادی کے سلسلہ میں کسی بھی بارات کو دارالضیافت میں ٹھہرانا ممکن نہ ہوگا۔بیرون ربوہ سے آتے ہوئے اپنا متبادل انتظام کریں یا ربوہ میں جو فریق ثانی ہے اس کے ذریعہ مقامی طور پر انتظام کے بعد تشریف لائیں۔

(نائب ناظر دارالضیافت ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں حقیقی ایمان کو دلوں میں قائم کرنے اور حقیقی دین کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا اور آپ کی طرف منسوب ہونے کے بعد یہی ہماری ذمہ داری ہے کہ حقیقی ایمان کو قائم کرتے ہوئے اور دین کا صحیح نمونہ بنتے ہوئے اس کام میں آپ کے مددومعاون بنیں۔ دنیا کو ایمان کی حقیقت بتائیں اور سلامتی پھیلانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے نظام کے ذریعہ سے دنیا میں ہر جگہ یہ کام تو کر رہی ہے لیکن ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو دینی تعلیم کا نمونہ بنائے تا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کرنے والا بنے

اس وقت میں ایسے چند لوگوں کی مثالیں پیش کرتا ہوں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ دین کا حقیقی چہرہ دیکھا اور ان کے دلوں پر اثر ہوا۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے دین کی خوبصورت تصویر کو دیکھ کر دین قبول کیا اور حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر یہ عہد کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور صحیح دینی تعلیم کے اظہار کی حتی المقدور کوشش کریں گے اور یہ پیغام آگے پھیلائیں گے جو دین کا خوبصورت پیغام ہے، جو امن اور سلامتی کا پیغام ہے اور بعض نے یہ بھی اظہار کیا کہ دین کی اس خوبصورت تعلیم کی دنیا کو ضرورت ہے

دنیا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانے کے لئے اور سلامتی اور محبت بکھیرنے کے لئے ہزاروں واقعات میں سے یہ چند واقعات میں نے پیش کئے ہیں جو سامنے آتے رہتے ہیں اور ہمارے ایمان کو تقویت بخشتے ہیں

دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی مساعی کے نیک اثرات اور غیروں کے تأثرات کا دلچسپ اور ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 ستمبر 2015ء بمطابق 11 تبوک 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ایک شخص جو (مومن) ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے (مومن) ہونے کی خوبصورتی تبھی ظاہر ہو گی جب وہ ایمان میں مضبوط ہو اور (دین) کی حقیقت کو سمجھتا ہو۔ ایمان یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو اور (دین) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی ہر شر سے بچا کر رکھے اور دوسروں کے لئے بھی سلامتی کے سامان کرے۔

پس یہ خلاصہ ہے ایمان اور (دین) کا۔ اگر مسلم دنیا اس چیز کو سمجھ لے، اس بات کو سمجھ لے تو دنیا میں پائیدار امن اور سلامتی قائم کرنے اور بکھیرنے کے ایسے نظارے نظر آئیں جو دنیا کو جنت بنا دیں۔

اس زمانے میں اس حقیقی ایمان کو دلوں میں قائم کرنے اور حقیقی (دین) کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا اور آپ کی طرف منسوب ہونے کے بعد یہی ہماری ذمہ داری ہے کہ حقیقی ایمان کو قائم کرتے ہوئے اور (دین) کا صحیح نمونہ بنتے ہوئے اس کام میں آپ کے مددومعاون بنیں۔ دنیا کو ایمان کی حقیقت بتائیں اور سلامتی پھیلانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے نظام کے ذریعہ سے دنیا میں ہر جگہ یہ کام تو کر رہی ہے لیکن ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو (دینی) تعلیم کا نمونہ بنائے تا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کرنے والا بنے۔

آجکل (-) دنیا میں بدقسمتی سے جو فساد برپا ہے اس نے (دین) کے نام کو بدنام کیا ہوا ہے۔ کاش کہ (-) ممالک اس بات کو سمجھیں کہ ان کے ذاتی مفادات نے (دین) کو کس قدر زد پہنچائی ہے اور شدت پسند گروہ اور تنظیمیں بھی اس وجہ سے ابھری ہیں کہ ہر سطح پر مفاد پرستی زور پکڑ رہی ہے۔ ملکوں کے امن برباد ہو رہے ہیں۔ نہ خود امن میں ہیں، نہ دوسروں کو سلامتی پہنچا رہے ہیں۔ نہ حکومت رعایا کے ساتھ انصاف کر رہی ہے، نہ رعایا حکومت کے حق ادا کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ ان دونوں کی بے اعتدالیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

''جب تک یہ دونوں پہلو (یعنی حکومت کے فرائض اور رعایا کے فرائض) اعتدال سے چلتے ہیں تب تک اُس ملک میں امن رہتا ہے اور جب کوئی بے اعتدالی رعایا کی طرف سے یا بادشاہوں کی طرف سے ظہور میں آتی ہے تبھی ملک میں سے امن اٹھ جاتا ہے''۔ (چشمۂ معرفت صفحہ 33)

...... بہرحال پریس بھی کیونکہ اب ایک کاروباری چیز ہے ان کا کاروبار ہے اور مسالے دار خبریں لگانا ان کا کام ہے جو وہ اس لئے لگاتے ہیں کہ ان کو مالی فوائد حاصل ہوں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ لاکھوں لوگ امن اور سلامتی کے جھنڈے تلے ہر سال جمع ہوتے ہیں۔ جلسے کی رپورٹ میں بھی ان کا ذکر ہوتا ہے، میں نے کیا تھا۔ بعض مثالیں میں نے جلسے میں دوسرے دن پیش کی تھیں۔ تو اِس وقت میں ایسے ہی چند لوگوں کی مثالیں پیش کرتا ہوں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ (دین) کا حقیقی چہرہ دیکھا اور ان کے دلوں پر اثر ہوا۔ ان میں غیر...... بھی شامل ہیں اور (-) بھی شامل ہیں اور پھر بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے (دین) کی خوبصورت تصویر کو دیکھ کر (دین) قبول کیا اور حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر یہ عہد کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور صحیح (دینی) تعلیم کے اظہار کی حتی المقدور کوشش کریں گے اور یہ پیغام آگے پھیلائیں گے جو (دین) کا خوبصورت پیغام ہے، جو امن اور سلامتی کا پیغام ہے اور بعض نے یہ بھی اظہار کیا کہ (دین) کی اس خوبصورت تعلیم کی دنیا کو ضرورت ہے اور میڈیا نے (دین) کے بارے میں منفی تاثر دے کر ہماری سوچوں پر تالے لگا دیئے تھے۔ جماعت احمدیہ کی جو یہ کوششیں ہیں انہوں نے پھر ان کی ان غلط سوچوں کو دور کیا۔ ایک عیسائی پادری نے ایک جگہ برملا اس بات کا اظہار کیا۔ بینن میں ایک چھوٹی سی جماعت چیڑ یُمان ہے وہاں (بیت) کا افتتاح تھا تو اپاسٹلک (Apostalic) چرچ کے پادری نے کہا کہ آج کا دن میری زندگی کا ایک عجیب دن ہے۔ آج (-) اور مسیحی ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ میں پہلے

بھی (-) کے علاقے میں کام کر چکا ہوں لیکن کبھی کوئی ایسی تقریب نہیں دیکھی جس میں (-) اور عیسائی اکٹھے ہوں۔ کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ نے ہم سب کو اکٹھا کیا ہے۔ میں احمدیت کو سلام پیش کرتا ہوں۔

پھر انصاف پسند سیاستدان جو ہیں ان پر بھی جماعت کے اِن کاموں کا بڑا اثر ہے۔ یہاں جلسے کے دنوں میں بھی آپ کے سامنے بعضوں نے اظہار کیا ہوگا۔ دنیا میں ہر جگہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جو (دینی) تعلیم پیش کرتی ہے اور جو کام کر رہی ہے، جو عملی تصویر ہے اس کو سراہا جاتا ہے۔ جماعت کی خدمات کو لوگ پسند کرتے ہیں اور اظہار کرتے ہیں کہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔

بینن کے ہی گاؤں گان زُو گو (Ganzougo) میں (بیت) کا افتتاح تھا۔ اس میں ایک مہمان آئے ہوئے تھے جو وہاں منسٹر آف ٹرانسپورٹ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہمارے لئے کوئی نئی جماعت نہیں اور ان کی خدمات انسانی کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔ ہم گورنمنٹ کے نمائندے ہر ایک تنظیم اور گروپ کی تحقیق کرتے ہیں اور ان کے منشور، مقاصد اور مشن پر گہری نظر رکھنا ہمارا کام ہے۔ اور احمدیت کی انسانی خدمات جو بینن میں ہیں اور جو امن کی اور محبت کی کوشش جماعت احمدیہ نے کی ہے وہ ملک بینن میں اوّل نمبر پر ہے۔ میں امن اور محبت کی کاوشوں میں احمدیت کی خدمات کو سلام کرتا ہوں اور یہ محبت ہی مجھے یہاں کھینچ لائی ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اس جگہ کے چیف سے لے کر تمام حکومتی مشینری آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے کیونکہ آپ کا جو نعرہ ہے ''محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں'' اور جو (دینی) تعلیم آپ پیش کرتے ہیں وہ ایسی چیز ہے کہ ہم مجبور ہیں کہ آپ کا ساتھ دیں۔

پھر میڈیا کا کردار ایک طرف تو اتنا زیادہ ہے کہ بڑے تو بڑے بچوں کو بھی ...... سے خوفزدہ کیا جاتا ہے۔ بعض جگہ سکولوں میں ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ بعض دفعہ غیر ...... بچے مسلمان بچوں سے ایسا سلوک کر رہے ہوتے ہیں جس سے لگ رہا ہوتا ہے کہ نفرتیں بڑھ رہی ہیں۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کس طرح ان کے اس اثر کو زائل کرتا ہے اس کا ایک چھوٹا سا واقعہ پیش کرتا ہوں۔

کبابیر میں ہماری (بیت) ہے۔ وہاں جماعت ہے۔ وہاں کے مشنری لکھتے ہیں کہ چند دن قبل ہماری (بیت) کے سامنے ایک یہودی ٹیچر اپنے سکول کے بچوں کو لے کر جماعت کا تعارف کرا رہے تھے۔ وہ ٹیچر غالباً عربی بھی جانتے تھے۔ ہماری (بیت) کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ وہ ٹیچر ان الفاظ کا لفظی ترجمہ کر کے بچوں کو سمجھا رہے تھے کہ اس جملے کا مطلب ہے کہ جو اس میں داخل ہوگا وہ امن میں رہے گا۔ کہنے لگا یہ الفاظ تو سارے ...... ادا کرتے ہیں، پڑھتے ہیں، قرآن شریف میں ہے۔ بچوں کو کہتا ہے کہ مگر آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ اس جملے کا عملی نمونہ صرف احمدیوں کی (بیت) میں ہی دیکھنے کو ملے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کی توجہ جماعت کی طرف پھیرتا ہے۔ برکینا فاسو افریقہ کا ایک ملک ہے فرنچ علاقہ ہے۔ وہاں ایک جگہ کالُمبا گو (Kalambago) میں (بیت) تعمیر ہوئی۔ (بیت) کے افتتاح کے موقع پر ایک دوست نے کہا کہ میرا جماعت احمدیہ سے دس سال قبل تعارف ہوا تھا لیکن میں جماعت احمدیہ کو (-) کی ایک عام سی تنظیم سمجھتا تھا۔ اس لئے نہ میں نے احمدیت قبول کی اور نہ ہی اپنے اس علاقے میں اس کا ذکر کیا مگر آج جماعت احمدیہ کی یہاں اپنے گاؤں میں (بیت) دیکھ کر مجھے علم ہوا ہے کہ جس جماعت کو میں نے (-) کی عام تنظیم سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا وہی جماعت (دین) کی حقیقی خدمت کر رہی ہے اور آج میرے گاؤں میں بھی اس جماعت نے (بیت) بنا دی ہے۔ آج مجھ پر واضح ہو گیا کہ یہ جماعت یقیناً سچی ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی تائید ہے۔

پھر مُویُوں (Mougnoun) ایک جگہ بینن میں ہے جہاں مشرکین آباد ہیں۔ سب مشرکین ہیں۔ ہمارے مشنری وہاں (دعوت الی اللہ) کے لئے گئے۔ جماعت کا تعارف کرانے کے بعد انہوں نے کہا کہ اگر کسی کے ذہن میں کوئی سوال ہے تو کرے۔ اس پر ایک بزرگ کہنے لگے کہ میں تو (دین) کے بارے میں بُرے خیالات رکھتا تھا۔ آپ کو دیکھ کر میں سمجھا تھا کہ بوکوحرام ہم میں داخل ہو گئے ہیں۔ (بوکوحرام ایک شدت پسند، دہشت گرد تنظیم ہے جن کا آجکل نائیجیریا میں خاص طور پر بڑا زور ہے۔) لیکن جب مَیں نے آپ کی تقریر سنی تو میرے (دین) کے بارے میں تمام خدشات دور ہو گئے اور میں پہلا شخص ہوں جو ان مشرکین میں سے (دین) اور احمدیت کو قبول کرتا ہوں۔ پھر اس کے بعد اس گاؤں سے چالیس افراد (-) احمدیت میں داخل ہوئے اور یہاں مشرکین کے گاؤں میں، اس جگہ میں ایک نئی جماعت قائم ہوگئی۔ پھر ان کی کچھ روایات ہیں۔ جب آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کے لئے بڑا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جب تک پورا اہتمام نہ ہو جائے، لاکھوں فرانک خرچ نہ کئے جائیں اس وقت تک اس کو دفنایا نہیں جاتا۔ بڑے اہتمام سے دفنایا جاتا ہے۔ بڑا فنکشن ہوتا ہے اور چاہے مہینہ رکھنا پڑے مارچری میں رکھا جاتا ہے۔ لیکن جب یہ احمدی ہوئے تو اس بزرگ نے اعلان کیا کہ میں جب مر جاؤں تو مجھے اس طرح نہ دفنانا بلکہ جو (-) کا طریقہ ہے اس کے مطابق میری تدفین ہو۔ یہ رسم و رواج اب آئندہ سے ختم ہوں تو فوری تبدیلی ان میں یہ پیدا ہوئی کہ رسم و رواج کو بھی انہوں نے فوری طور پر چھوڑ دیا۔ پھر ایک دن ہمارے معلم کو کہنے لگے کہ احمدی ہونے کے بعد میرے جسم میں ایک نئی روح آ گئی ہے۔ میں جہاں بھی ہوں چاہے اپنے فارم پہ کام کر رہا ہوں، **میری روح میرے ضمیر کو جگاتی ہے اور کہتی ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تو یہ پابندی ان لوگوں میں نماز کے لئے بھی پیدا ہو چکی ہے اور کہتے ہیں کہ اس طرح میں نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہوں اور میری روح کو سکون اور جسم کو راحت ملتی ہے۔** کہتے ہیں اب میں اپنے اندر بڑی تبدیلی محسوس کرنے لگ گیا ہوں۔ پس ہم میں سے بھی جو نماز میں سست ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ نئے آنے والے عبادتوں کی طرف بھی رجحان رکھنے والے ہیں اور بڑی توجہ سے نمازیں پڑھتے ہیں۔

آج (دین) کی حقیقی تعلیم جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہی دنیا کو پہنچ سکتی ہے۔ اس کا ذکر اکثر رپورٹس میں ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے اور کس طرح لوگوں پہ اثر ہوتا ہے۔ ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ یہ گنی کناکری ملک کا ہے وہاں کا ایک شہر فارانا (Farana) ہے جو وہاں کے کیپیٹل سے تقریباً پانچ سو کلومیٹر دُور ہے۔ وہاں ہمارے لوگ جب (دعوت الی اللہ) کے لئے پہنچے تو وہاں پر موجود ہمارے ایک احمدی دوست ابوبکر صاحب نے (دینی) نشستوں کا اہتمام کیا۔ یہ مربی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کا پیغام ان لوگوں کو پہنچایا۔ ابھی (دعوت الی اللہ) کا سلسلہ جاری تھا کہ وہاں ایک مولوی شر پھیلانے کے لئے پہنچ گیا۔ کچھ دیر تو خاموشی سے باتیں سنتا رہا۔ اس کے بعد بڑے غصّے میں کہا کہ تمہیں یہاں (دعوت الی اللہ) کی اجازت نہیں ہے اور میں تمہیں پولیس کے ذریعہ سے ابھی یہاں بند (گرفتار) کرواتا ہوں۔ وہاں کے نوجوان کھڑے ہو گئے اور اس مولوی کو بڑے غصے سے کہا کہ تم اتنے عرصے سے یہاں ہو تم نے تو کبھی یہ باتیں نہیں بتائیں جو باتیں آج ہمیں سننے کو مل رہی ہیں اور یہی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود کا کلام ہے جو ہمارے دل پر اثر کر رہا ہے۔ (دین) کی تعلیم کو خوبصورتی سے پیش کرنے کا یہ انداز ہے جو ہمارے دلوں کو گھائل کر رہا ہے اور ہمیں اس سے سکون مل رہا ہے۔ تم تو ابھی تک ہمیں گمراہ کرتے چلے آئے ہو۔ اس لئے فوراً یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ مولوی بڑا شرمندہ ہو کر وہاں سے گیا اور وہاں جو مجلس لگی تھی اس کے نتیجہ میں پندرہ افراد جماعت میں شامل ہو گئے۔

پھر گنی کناکری کا ہی ایک واقعہ ہے۔ دارالحکومت سے کوئی دو سو کلومیٹر دور ایک قصبے میں (دعوت الی اللہ) کے لئے جب گئے تو وہاں ایک شخص نے کہا کہ آپ سے پہلے بھی ...... جماعت کے لوگ یہاں آئے تھے لیکن ان کے رویّے کیا تھے۔ وہ لوگ آئے تو تبلیغ کرنے تھے۔ انہوں نے بھی اللہ اور رسول کی باتیں کی تھیں لیکن پھر انہوں نے اس گاؤں میں کچھ ایسی بیہودگیاں کی ہیں کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تم لوگ بھی وہی کچھ کرنے آئے ہو۔ اس لئے بہتر ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ اس سے پہلے کہ

ہم تمہیں مار مار کر نکال دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کچھ کہنے دو۔ وہاں کے ایک بزرگ نے بھی لوگوں کو سمجھایا کہ یہ لوگ مجھے ان لوگوں سے کچھ مختلف لگتے ہیں، ذرا ان کی باتیں تو سن لو۔ چنانچہ کہتے ہیں ہم نے حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد بیان کیا اور آپ کی آمد کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانے کی یہ علامات ہوں گی اور اس میں مسیح موعود ظاہر ہوں گے۔ بہرحال لوگوں پر اس بات کا غیر معمولی اثر ہوا۔ لوکل مشنری کو وہاں چھوڑ آئے جنہوں نے (دعوت الی اللہ) جاری رکھی اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہفتے میں نہ صرف وہ گاؤں اپنے امام اور (بیت) سمیت احمدیت میں داخل ہوا بلکہ قریب کے چار پانچ گاؤں بھی بیعت کر کے احمدیت ...... میں داخل ہو چکے ہیں اور مزید رابطے جاری ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مسلسل ہمیں پیغام مل رہے ہیں کہ لوگ بے چینی سے حقیقی (دین) میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔

...... جماعت احمدیہ کس طرح کوشش کر کے بگڑے ہوئے (-) یا ان (-) کو جن کے ذہنوں میں (دین) کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو گئے تھے واپس دین کی طرف لاتی ہے اس کی ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں۔

افریقہ میں ایک جگہ ایک بکسٹال لگایا گیا۔ قرآن کریم کی نمائش تھی۔ پورتو نوو وبینن کا شہر ہے وہاں سے دو مسلمان نوجوان آئے۔ انہیں جب احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور بتایا گیا کہ امام مہدی آ چکے ہیں اور وہی اس زمانے کے امام ہیں تو وہ فوراً بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیّین ہیں۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی آئے گا۔ اس پر انہیں فرنچ زبان میں کتاب صداقت مسیح موعود پڑھنے کے لئے دی گئی۔ ...... (مربی) لکھتے ہیں کہ انہوں نے ہمارا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ہمیں عیسائی ہونے سے بچا لیا، (دین) چھوڑنے سے بچا لیا۔

غیر ...... کے دلوں میں بھی حقیقی (دین) کو دیکھ کر اس پیغام کو پھیلانے کا شوق پیدا ہوتا ہے وہ بھی ہمارا ساتھ دینے لگ جاتے ہیں۔ جاپان کے (مربی) لکھتے ہیں کہ ایک بدھسٹ جاپانی ہمارے سٹال پر آئے اور کہنے لگے کہ (دین) کے بارے میں ان کی معلومات بہت کم ہیں۔ جب انہیں (دین) کا تعارف کروایا گیا اور دیگر مذاہب کے بارے میں (دینی) تعلیم کے نمونے قرآن کریم کی آیات سے دکھائے تو انہوں نے نہ صرف ہمارا شکریہ ادا کیا بلکہ کہنے لگے کہ یہ خوبصورت تعلیم اس لائق ہے کہ دنیا کو بتائی جائے اور ...... کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ موصوف کہنے لگے کہ اگر مجھے اجازت دیں تو میں بھی ایک دن آپ لوگوں کے ساتھ مل کر امن کا پیغام تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے (مربی) لکھتے ہیں چنانچہ حسب وعدہ ایک دن وہ ہمارے سٹال پر آئے اور صبح دس بجے سے شام چار بجے تک باوجود اس کے کہ وہ بدھسٹ تھے بلند آواز سے یہ اعلان کرتے رہے کہ (دین) امن کا مذہب ہے اور لوگوں میں فولڈر تقسیم کرتے رہے۔

اسی طرح انڈیا میں صوبہ کرناٹک میں ایک جگہ گدک میں ایک بکسٹال لگایا گیا۔ اس بکسٹال پر ایک غیر ...... دوست آئے اور بعد میں کہنے لگے کہ ہم نے اس سے قبل بھی بہت سے بک سٹال دیکھے ہیں لیکن امن اور شانتی کا پیغام دینے والے اور (دین) کی خوبصورت تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے والے ایسے لوگ میں نے آج تک نہیں دیکھے۔ وہ بہت متاثر ہوئے اور ہمارے اس بک سٹال سے بہت ساری کتابیں خرید کر لے گئے۔

لکسمبرگ کے ایک شہر میں نمائش کے موقع پر جماعت کی طرف سے بکسٹال کا انعقاد کیا گیا۔ شہر کے میئر بھی سٹینڈ پر آئے اور مختلف کتابیں دیکھیں۔ اس کے بعد لکسمبرگ جماعت کے صدر نے انہیں جماعت کا مختصر تعارف کروایا۔ ان کو ایک کتاب بھی تحفۃً دی۔ اس پر میئر نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ آپ کو چاہئے کہ (دین) کی اس خوبصورت تصویر کو جلد از جلد دنیا میں پھیلائیں۔

ایک دل شکستہ نو ...... کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ امیر صاحب ہالینڈ نے لکھا ہے بلال صاحب ایک ڈچ مسلمان ہیں۔ (-) کی حالت زار سے بہت دل شکستہ ہو گئے تھے۔ ایک مرتبہ وہ اپنے بچے کے لئے تحفہ خریدنے کی نیت سے بازار گئے تو راستے میں ایک بک سٹال پر رک گئے۔ یہ جماعت احمدیہ کا بک سٹال تھا۔ انہوں نے جماعت کا شائع شدہ قرآن کریم پہلی مرتبہ دیکھا۔ سٹال پر موجود احمدی خادم سے بات چیت بھی کی اور جماعت کا کچھ لٹریچر اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ کچھ عرصے بعد جب ان سے دوبارہ رابطہ ہوا تو کہنے لگے کہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے جب خوشی خوشی اپنے سنی (-) دوستوں سے جماعت کا ذکر کیا اور انہیں بتایا کہ میرے پاس جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھی ہے تو اس پر بہت غصے ہوئے اور لڑنے پر اتر آئے۔ کہتے ہیں کہ میری بیوی جو کہ مراکش کی ہیں وہ بھی بہت غصہ میں آ گئیں۔ گھر میں احمدیت کا ذکر کرنا بھی ناممکن ہو گیا۔ بہرحال کہتے ہیں میں نے فیصلہ کیا کہ میں چھپ کر احمدیت کے بارے میں تحقیق کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری دوبارہ اس نوجوان کے ساتھ ملاقات کروا دی جو مجھے بک سٹال پر ملا تھا۔ اس نے مجھے جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ میں دو دن جلسے میں شامل رہا۔ اس دوران مجھے یوٹیوب پر بھی ڈچ زبان میں کچھ ویڈیو دیکھنے کو مل گئیں جس کی وجہ سے مجھے بہت فائدہ ہوا بلکہ میری بیوی نے بھی ان ویڈیوز کو دیکھ کر احمدیت کے بارے میں اپنی رائے بدل لی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احمدیت کی صداقت ظاہر کی اور مجھے بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ اب میں جماعتی پروگرام میں شامل ہوتا ہوں اور روحانی طور پر ترقی محسوس کرتا ہوں۔ جو پہلے بے چینی تھی وہ بھی ختم ہو رہی ہے۔

پھر قرآن کریم کی تعلیم کا غیروں پر کس طرح اثر ہوتا ہے۔ کینیڈا سے ہمارے ایک داعی الی اللہ دوست لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک (دعوت الی اللہ کا) بکسٹال لگایا۔ ایک انگریز کینیڈین میاں بیوی ہمارے سٹال پر آئے اور قرآن مجید دیکھ کر کہنے لگے مجھے بتائیں کہ اس کتاب کی کیا خصوصیات ہیں؟ کہتے ہیں میں نے انہیں قرآن مجید کا مختصر تعارف کروایا۔ اس کے بعد وہ صاحب قرآن کریم خریدنے لگے۔ لیکن بیوی بڑی کٹر عیسائی تھی۔ وہ اس بات پر بضد رہی اور خاوند کو کہتی رہی کہ قرآن کریم نہیں خریدنا۔ بہرحال وہ صاحب کہنے لگے کہ میری بیوی جو ہے اس کو قرآن کریم کی کوئی ایسی بات بتائیں کہ وہ قرآن کریم لینے پر آمادہ ہو جائے۔ خود تو خریدنا چاہتے تھے لیکن مجبوری بھی تھی، لڑائی نہ پڑ جائے گھر میں۔ ہمارے وہ احمدی کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ قرآن مجید میں ایک سورۃ ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر ہے۔ ان کے بارے میں ایسی تفصیل ہے جو آپ کو بائبل میں نہیں ملے گی اور وہ جگہ نکال کر ان کے آگے رکھ دی۔ ترجمہ تھا۔ ان کی اہلیہ پڑھنے لگیں۔ کچھ دیر پڑھنے کے بعد کہنے لگیں کہ واقعی بہت دلچسپ کتاب ہے۔ ہم نے تو پریس میں پڑھا تھا یعنی میڈیا نے ہمیں یہ بتایا ہوا تھا، اخباروں نے ہمیں یہ بتایا ہوا تھا کہ قرآن نفرت سے بھرا ہوا ہے لیکن اس میں تو عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کا بہت محبت سے ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن کریم خرید لیا۔ چند ہفتوں کے بعد وہ دوبارہ ہمارے سٹال پر سے گزرے تو شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم نے قرآن کریم پڑھا ہے۔ میڈیا میں اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو نفرت پھیلائی جا رہی ہے اگر کوئی قرآن کریم پڑھے یا اس پر سرسری نگاہ ہی ڈال لے تو اس کی ساری غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں تو اپنے بہت سارے عیسائی دوستوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کا کہتا ہوں۔

بینن میں ایک بک سٹال کے موقع پر گورنمنٹ کے ایک سکول ٹیچر آئے اور جماعت کی محبت اور امن کی تعلیم پڑھی تو کہنے لگے مجھے بھی اپنے طالبعلموں کے لئے بھی لٹریچر دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی اس لٹریچر کا مطالعہ کریں اور معاشرہ امن اور محبت سے بھر جائے۔ امن اور محبت سے بھرنے کے لئے معاشرے کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ جماعت احمدیہ کا لٹریچر ہے۔ چنانچہ وہ لٹریچر لے گئے اور جا کر اپنے طالبعلموں کو دیا اور بعد میں سکول کے کچھ سٹوڈنٹس آئے اور انہوں نے کہا کہ یہ لٹریچر ہمیں ٹیچر

سے مل چکا ہے۔

نیک فطرت مسلمانوں پر بھی جماعت احمدیہ کے نظام کو دیکھ کر جو عین (دینی) نظام ہے اثر ہوتا ہے۔اور یہی بات پھر ان کے لئے ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔ برکینا فاسو کے مربی کہتے ہیں کہ ایک جگہ ہے سِلابُو بُو (Silaboubo) وہاں (دعوت الی اللہ) کے لئے گئے۔لوگوں نے بڑا اچھا استقبال کیا۔سارے مرد و عورتیں (دعوت الی اللہ) سننے کے لئے جمع ہو گئے اور رات دو بجے تک سوال وجواب ہوتے رہے۔آخر پر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بتایا کہ ہماری جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے اور ہمارے چندے کا بھی ایک نظام ہے جو باقاعدہ عالمی شکل اختیار کر چکا ہے۔جماعت کا ایک (-) المال ہے جو خلیفۂ وقت کے تحت ہے۔اسی بیت المال میں چندہ جاتا ہے اور اسی میں سے نکل کر خرچ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں صبح نماز کے بعد ایک دوست زکریا صاحب آئے اور کہنے لگے کہ میں نے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھی تھی کہ میں چندہ دے رہا ہوں اور ایک آواز آتی ہے کہ چندہ ایسے...... گروپ کو دو جس کا ایک (-) المال ہو۔ میں کافی عرصے سے یہ (-) گروپ ڈھونڈ رہا تھا لیکن رات کو جب مربی صاحب نے جماعت کے مالی نظام کے بارے میں بتایا تو مجھے ان الفاظ کی تعبیر مل گئی جو میں نے خواب میں سنے تھے۔ چنانچہ موصوف نے اسی وقت دس ہزار فرانک سیفہ نکال کر ادا کئے۔رسید بک بھی ہمارے پاس تھی۔ کہتے ہیں اسی وقت ہم نے رسید بک نکال کر رسید کاٹ دی۔ جب لوگوں نے اس خواب کے بارے میں سنا اور یہ بھی دیکھا کہ باقاعدہ چندے کی ایک رسید بک ہوتی ہے جس پر سارا ریکارڈ رکھا جاتا ہے تو بڑے متاثر ہوئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد اس گاؤں میں 282 افراد نے بیعت کر لی اور باقاعدہ یہ سب لوگ جماعت کے چندے کے نظام میں شامل ہیں۔

گوئٹے مالا ساؤتھ امریکہ کا ملک ہے۔ وہاں فلائر کی تقسیم کے دوران ایک نوجوان یوسف سے رابطہ ہوا۔مشن ہاؤس آئے۔احمدیت قبول کی۔انہوں نے کچھ عرصہ قبل اسلام قبول کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ غیر از جماعت مسجد میں جا کر دلی سکون نہیں ملا۔لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کینہ اور بغض رکھتے ہیں۔ایک دن جب میں دعا کر کے سویا تو خواب میں ایک بزرگ دیکھے جو نہایت روحانی شکل وصورت کے مالک تھے۔ایک راستہ ہے جس پر راکھ ہی راکھ ہے۔ یہ بزرگ میرے سامنے چلنے لگ جاتے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ میرے پیچھے چلو۔اس بزرگ کے چلنے سے راکھ والا راستہ صاف ہوتا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں خواب میں صرف یہ بات ہی سمجھ لگتی ہے کہ یہ سبق کل تک یاد رکھو۔ اگلے دن آپ لوگوں کو (-) احمدیت کا پیغام لوگوں میں تقسیم کرتے دیکھا۔ میں نے پڑھا تو دل کو یوں محسوس ہوا کہ یہی اصل (دین) ہے اور میں ویب سائٹ پر تمام معلومات حاصل کر کے باقاعدہ بیعت کی غرض سے اب یہاں آیا ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی تصویر دکھائی گئی تو انہوں نے کہا کہ یہی وہ بزرگ تھے جو انہیں خواب میں راستہ دکھا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات نے ان کو ایمان میں اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔

فرانس کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نو مبائع دوست کمال صاحب نے بتایا کہ میں کئی سال سے روایتی مسلمان تھا اور علماء کی طرف سے قرآن کریم کی جو تشریحات کی جاتیں ان پر مطمئن نہیں تھا۔ میں دو مختلف انتہاؤں میں زندگی گزار رہا تھا۔ ایک طرف وہ چیز جس پر میرا ایمان تھا لیکن دوسری طرف میرا دماغ جو بعض باتوں کو رد کرتا تھا اور دلیل مانگتا تھا۔اس کی وجہ سے عجیب کشمکش میں تھا۔ لیکن اچانک میری اندھیری روحانی زندگی میں ایک شمع نمودار ہوئی جس نے مجھے جہالت کے اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف نیا راستہ دکھا دیا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے بہنوئی کے ساتھ کسی مذہبی موضوع پر گفتگو کر رہا تھا تو انہوں نے جماعت احمدیہ کا ذکر کیا اور مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر پڑھنے کو کہا۔ میں نے جب تفسیر پڑھی تو میں دنگ رہ گیا کہ اتنی سادہ اور شفاف تفسیر چودہ سو سال میں کسی اور نے کیوں نہیں لکھی۔ اس کے بعد میرے بہنوئی نے مجھے ایم ٹی اے کے بارے میں بتایا۔انٹرنیٹ کا لنک دیا جس پر میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی بہت سی کتب پڑھیں اور کئی پروگرام دیکھے۔ جو لوگ بھی یہ پروگرام کرتے تھے میں نے ان کو مخلص اور دلیل سے بات کرنے والا پایا۔ مجھے ایسا لگا کہ میرے ہاتھ کوئی خزانہ لگ گیا ہے اور میری روح کو آزادی مل گئی ہے۔ میرے تمام وساوس دور ہو گئے اور حقیقی (دین) کو جان لیا چنانچہ بیعت کر لی۔

دنیا کے مختلف حصوں میں جب جماعت کے ذریعہ سے (دین) کا پیغام پہنچتا ہے جو محبت اور امن اور سلامتی کا پیغام ہے تو نیک فطرت اسے قبول کرتے ہیں۔ابھی میں نے فرانس کا واقعہ کا بیان کیا ہے تو ایک واقعہ ساؤتھ امریکہ کا بھی ہے کہ کس طرح لوگوں نے (دین) قبول کیا۔ (مربی) انچارج گوئٹے مالا لکھتے ہیں کہ لیف لیٹس کی تقسیم کے نتیجے میں 191 افراد کو قبول (دین) کی توفیق ملی۔احمدیت قبول کرنے والوں میں ایک پادری ہیں جو 33 سال تک کیتھولک چرچ اور پانچ سال پروٹسٹنٹ فرقے سے منسلک رہے۔

اسی طرح ایک اور ڈومنگو (Domingo) صاحب ہیں جو میونسپلٹی میں بطور جج کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ جامعہ کینیڈا کے فارغ التحصیل جو طلباء تھے ان کو ایک ماہ کے لئے وہاں بھجوایا گیا تھا جنہوں نے گوئٹے مالا میں تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ لیف لیٹس تقسیم کئے، پمفلٹ تقسیم کئے، مختلف علاقوں میں گئے۔ یہ جو جج تھے ان کو بھی ایک فولڈر ملا۔ چنانچہ مشن ہاؤس آئے اور مشنری انچارج سے دو تین گھنٹے ان کی (دین) کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ انہوں نے معلومات حاصل کیں اور بڑے متاثر ہوئے اور دو تین سو فولڈرز اپنے ہمراہ بھی لے گئے اور کہا کہ میں اپنے علاقے میں تقسیم کروں گا۔ پھر کچھ عرصے بعد اپنے علاقے سے سات افراد پر مشتمل ایک وفد لے کر آئے اور پھر قریباً دس دن مشن ہاؤس میں قیام کیا۔ (دین) اور عیسائیت کا موازنہ، تثلیث اور کفارہ کے مسئلے زیر بحث آئے۔ نیز (دین) کی تعلیمات کی خوبصورتی اور برتری سے آگاہ کر کے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈومنگو صاحب اور ان کی اہلیہ نے بیعت فارم پُر کر کے احمدیت قبول کر لی اور اپنے علاقے میں واپس جا کر (دین) اور احمدیت کی (دعوت) شروع کر دی۔ یہاں اپنے علاقے میں جولائی میں (-) پروگرام بھی انہوں نے بنایا۔ کہتے ہیں میں پہنچا تو سکول کے ہال میں ایک میٹنگ کا اہتمام کیا۔ اردگرد کے دیہاتوں کے لوگوں کو مدعو کیا ہوا تھا۔ بڑی تفصیل سے وہاں (-) تعلیم بیان کی گئی۔ احمدیت کی (دعوت) کی گئی۔ گوئٹے مالا کے احمدیوں نے اپنی قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔ سوال وجواب ہوئے۔ کہتے ہیں یہ مجلس سات گھنٹے جاری رہی۔ مجلس کے اختتام سے قبل جملہ حاضرین نے (دین) قبول کرنے کا اعلان کیا جن کی تعداد 89 تھی۔ ان میں مرد و عورتیں سب شامل تھے۔

یہاں یورپ سوئٹزرلینڈ سے غالباً ایک صاحب نے لکھا کہ آپ کا فلائر مجھے بہت اچھا لگا۔ آپ جو کام کر رہے ہیں یہ خزاں کے موسم کو بہار میں بدلنے کے مترادف ہے۔ کبھی نہ کبھی تو ضرور بہار آئے گی۔ یہ غیروں کے تأثر ہیں۔

اسی طرح ایک سوئس باشندے نے کہا کہ جو لیف لیٹ میرے لیٹر بکس میں ڈالا گیا اس کا مضمون مجھے بہت پسند آیا۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میری بڑے عرصے سے یہ خواہش تھی کہ کاش (-) میں سے بھی کوئی ایسا ہو جو اس طرح امن کی مہم چلائے۔ آپ لوگوں نے میری خواہش پوری کر دی ہے۔

پھر سوئٹزرلینڈ کے (مربی) صاحب لکھتے ہیں کہ زیورخ ایک چرچ میں جیکب (Jakob) صاحب ہیں۔ جماعت کی خدمات کے بڑے معترف ہیں اور جماعت کو پسند کرتے ہیں۔ اس چرچ نے جماعت کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو لیا ہوا ہے اور سال 2015ء کا 33واں ہفتہ اس حوالہ سے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے جو معلوماتی لیف لیٹ انہوں نے شائع کیا ہے اس میں انہوں نے بڑے اچھے انداز میں جماعت احمدیہ کا ذکر کیا اور لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کے دو بنیادی اصول ہیں۔ ایک یہ فقرہ کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور دوسرا یہ فقرہ کہ دین میں

کوئی جبر نہیں۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ان دونوں اصولوں پر چلنے سے امن قائم ہوسکتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں (دین) کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہوا ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ خود کھڑا کررہا ہے۔

(دینی) تعلیم کا شکریہ غیر لوگ کس طرح ادا کرتے ہیں۔ کونگو کنشاسا سے (مربی) لکھتے ہیں کہ ہمارے ریڈیو پروگراموں کو سن کر آرتھوڈوکس چرچ کے ایک پادری نے کہا کہ میں آپ کے انداز (دعوت الی اللہ) اور (دینی) تعلیمات سے بہت متاثر ہوں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں (دین) میں داخل ہوجاؤں گا اور سب سے پہلے اپنے بچے کو (-) احمدیت میں داخل کروں گا۔ چنانچہ ان کا بیٹا مقامی جماعت میں بیعت کرکے (-) احمدیت میں داخل ہوچکا ہے۔

باندوندو (Bandundu) کونگو سے ہی ایک مربی لکھتے ہیں کہ ریڈیو باندوندو ایف ایم کے ڈائریکٹر نے جماعت احمدیہ کے ریڈیو پر نشر ہونے والے پروگراموں کے متعلق کہا کہ ہمارے ریڈیو پر عیسائی پادری بھی تبلیغ کرتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کا (دعوت الی اللہ) کرنے کا طریقہ سب سے نرالا ہے۔ آپ کے پروگراموں میں کسی پر کیچڑ نہیں اچھالا جاتا۔ آپ لوگ (دینی) تعلیم کے محاسن پر گفتگو کرتے ہیں اور انسان کو معاشرے کا مفید حصہ بنانے کی تعلیم دیتے ہیں۔

نائیجیریا کے ایک استاد جو مسلمان ہیں کہتے ہیں کہ آپ کی ساری جماعت میں پر امن (دین) کی عمدہ خوبیاں ہیں...... اللہ تعالیٰ آپ کے خلیفہ کی دعائیں (دین) کے حق میں قبول فرمائے۔

پھر بینن سے ہمارے مربی لکھتے ہیں کہ ایک (بیت) کے افتتاح کے موقع پر کنگ آف داسو (King of Dasso) بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں میں تو سب کو کہوں گا کہ احمدی ہوجاؤ۔ یہی سچے لوگ ہیں اور غُوں زبان کے ایک شاعر جو وہاں کی ایک مقامی زبان ہے انہوں نے اس موقع پر چند شعر بھی کہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کا لگایا ہوا پودا اگر پانی نہ ملے تو جل جاتا ہے لیکن خدا کے لگائے ہوئے پودے کو اس کی حاجت نہیں۔ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے اور اس (بیت) کی تعمیر اس کا منہ بولتا ثبوت ہے اور میرا گھر اس (بیت) کے قریب ہے تو میں کیوں عبادت کے لئے دُور کسی چرچ میں جاؤں۔ کیوں نہ (بیت) میں جاؤں۔

پس یہ پودا (دین) کا پودا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس کی آبیاری کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے اور تاقیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پاتے ہوئے، آپ کے فیض کے طفیل اللہ تعالیٰ اس کو پانی مہیا کرتا بھی رہے گا روحانی طور پر بھی جو پانی کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق مہیا کیا اور آئندہ بھی کرتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ یہ پودا انشاء اللہ سرسبز وشاداب رہے گا۔

دنیا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانے کے لئے اور سلامتی اور محبت بکھیرنے کے ہزاروں واقعات میں سے یہ چند واقعات میں نے پیش کئے ہیں جو سامنے آتے رہتے ہیں اور ہمارے ایمان کو تقویت بخشتے ہیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینے کھولتا ہے۔ کس طرح غیروں کے منہ سے ہمارے حق میں باتیں نکلواتا ہے۔ کوئی افریقہ کا رہنے والا ہے تو کوئی عرب کا۔ کوئی یورپ کا کوئی ساؤتھ امریکہ کا۔ لیکن اثر سب پر یکساں ہے۔ اس لئے کہ عالمگیر تعلیم صرف ایک ہی ہے اور وہ (دین) کی تعلیم ہے۔ ہر انصاف پسند چاہے وہ فوری طور پر (دین) کو قبول کرے یا نہ کرے لیکن اس بات کے کہنے پر مجبور ہے کہ دنیا کے امن کی (دین) ہی ضمانت ہے۔ کوئی انصاف پسند، خود غرض (-) لیڈروں یا مفاد پرست شرپسند گروہوں کے عمل کو (دین) کی تعلیم کا حصہ نہیں مانتا۔ وہی کہے گا جس میں انصاف نہیں ہے۔ (دین) مخالف طاقتیں چاہے جتنا بھی (دین) کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ کریں لیکن (دین) نے ہی دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھانے ہیں اور امن اور سلامتی مہیا کرنی ہے۔ آج نہیں تو کل دنیا کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ (دین) ہی دنیا کے امن اور سلامتی کی ضمانت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اس کامیابی کا حصہ بننے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کئی گنا بڑھ کر دیکھنے والے ہوں اور اپنے عملوں کو (دین) کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے والے ہوں۔

غزل

چاند، سورج، ستارے تیرے بام پر
ڈھونڈتے ہیں سہارے تیرے بام پر

آ گئے ہیں نگاہوں میں حسرت لئے
تیری فرقت کے مارے تیرے بام پر

چار سُو ہیں یہاں حسن و رعنائیاں
رُوح پرور نظارے تیرے بام پر

روشنی کے دیئے جگمگاتے ہیں یاں
جھلملاتے ہیں تارے تیرے بام پر

تیری گفتار میں ہے گلوں کی مہک
پھیلے خوشبو کے دھارے تیرے بام پر

لے کے ارماں دلوں میں چلے آئے ہیں
سارے عاشق تمہارے تیرے بام پر

تیری چاہت میں مسرور و مخمور ہیں
کتنے خوش ہیں یہ سارے تیرے بام پر

جن کو مطلوب ہے اک حیاتِ دوام
ان کے وارے نیارے تیرے بام پر

عبدالصمد قریشی

اردو کے ضرب المثل اشعار

گرتے ہیں شہسوار ہی میدانِ جنگ میں
وہ طفل کیا کرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

....

میں تو سمجھا تھا کہ لوٹ آتے ہیں جانے والے
تو نے جاکر تو جدائی میری قسمت کر دی

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع جماعت احمدیہ اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ نعیمہ مدیحہ باری صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم سید رضوان سفیر احمد صاحب ولد مکرم سید طاہر احمد صاحب لندن کے ساتھ مورخہ 16۔اکتوبر 2015ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے مبلغ 12 ہزار سٹرلنگ پاؤنڈ حق مہر پر کیا۔ دلہن مکرم کرنل ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب سابق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کی پوتی جبکہ دلہا کے والد مکرم سید طاہر احمد صاحب ہومیٹی فرسٹ لندن کے ڈائریکٹر ایڈمن ہیں۔ نیز دلہا دلہن ہر دو بفضل اللہ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات بنائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب صدر جماعت قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم شیر افگن صاحب قائد مجلس قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ ابن مکرم محمد اشرف صاحب کی شادی مکرمہ اقراء ارشد صاحبہ بنت مکرم ارشد علی صاحب قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مورخہ 16۔اگست 2015ء کو ہوئی۔ اس نکاح کا اعلان مکرم عبدالنور بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 18۔اگست کو احمد میرج ہال قلعہ کالروالا میں دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر جہت سے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد بھٹہ صاحب مرحوم آف شاہدرہ ٹاؤن لاہور حال مقیم باب الابواب شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم طاہر احمد آصف صاحب مربی سلسلہ کی شادی مکرمہ سارہ طوبیٰ صاحبہ بنت مکرم محمد بشیر کھوکھر صاحب مرحوم آف کوٹلی آزاد کشمیر کے ساتھ مورخہ یکم اکتوبر 2015ء کو کوٹلی میں منعقد ہوئی۔ مکرم مبشر احمد شاد صاحب مربی ضلع کوٹلی نے ایک لاکھ بیس ہزار روپے حق مہر پران کے نکاح کا اعلان کیا۔ مورخہ 2۔اکتوبر کو گوندل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں دعوت ولیمہ کے موقع پر مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب نگران شعبہ متخصصین نے دعا کروائی۔ دلہا حضرت چوہدری غلام حیدر صاحب آف تلونڈی جھنگلاں رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم جان محمد صاحب معلم وقف جدید آف شاہدرہ ٹاؤن لاہور کا نواسہ اور دلہن کوٹلی آزاد کشمیر کے ابتدائی احمدی محترم کرم دین کھوکھر صاحب کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ بلدیہ ٹاؤن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ظفراللہ بلوچ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بلدیہ ٹاؤن کراچی ومکرمہ صفیہ ظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے شادی کے 16 سال بعد 3۔اکتوبر 2015ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عطاء الشافی نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شمولیت کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم نصراللہ بلوچ صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بلدیہ ٹاؤن کا پوتا اور مکرم میر حسین محمود صاحب آف اورنگی ٹاؤن کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی والا، نیک، خادم دین، خلافت کا وفادار اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب صدر جماعت قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم لقمان بشیر صاحب مربی سلسلہ چک نمبر 3/SP ضلع اوکاڑہ کی شادی مکرمہ صباء اشرف صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف صاحب قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مورخہ 18۔اگست 2015ء کو احمد میرج ہال قلعہ کالروالا میں ہوئی۔ نکاح کا اعلان مکرم عبدالنور بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 19؍اگست کو احمد میرج ہال قلعہ کالروالا میں ہی دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر جہت سے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد طلحہ صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نانی اماں مکرمہ سرداراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام رسول جھنگل صاحب چک نمبر 219 ر۔ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد مورخہ 25 ستمبر 2015ء کو بعمر 72 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 26 ستمبر کو گاؤں میں صبح 8 بجے نماز جنازہ مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ تدفین کے لئے جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد از نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ نیک، ملنسار اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ گاؤں میں غرباء کا خاص خیال رکھتیں۔ جماعت احمدیہ اور خلافت کے ساتھ وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنا حصہ جائیداد بھی ادا کر دیا تھا۔ آپ نے پسماندگان میں شوہر، دو بیٹے مکرم چوہدری جمیل احمد جھنگل صاحب گنڈا سنگھ والا، مکرم چوہدری شکیل احمد جھنگل صاحب UK، پانچ بیٹیاں مکرمہ فضیلت مقصود صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد بٹر صاحب، مکرمہ مصباح اکرم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکرم چہل صاحب، مکرمہ فرحت افزاء صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ناظر حسین وینس صاحب، مکرمہ طلعت حنیف صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حنیف احمد وینس صاحب، مکرمہ بشریٰ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری لطیف احمد وینس صاحب سوگوار چھوڑی ہیں نیز ایک بیٹی مکرمہ مسرت جبیں صاحبہ ان کی زندگی میں ہی وفات پاگئی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا پوتا مرزا انکریم احمد ابن مکرم مرزا نعیم احمد مسعود صاحب بعمر ایک سال ایک ماہ 5۔اکتوبر 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ مرحوم اپنے والد کی طرف سے حضرت مرزا ناصر علی صاحب سابق امیر جماعت فیروز پور اور والدہ کی طرف سے حضرت خان بہادر محمد علی خان صاحب بنگش رئیس کوہاٹ کی نسل سے تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عزیز واقارب اور بالخصوص والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور محض اپنے خاص فضل سے نعم البدل سے نوازے۔ آمین

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدران جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔......اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔ (روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

علمی سیمینار

نصرت جہاں کالج کے تحت International Year of Light 2015 کے سلسلہ میں ایک معلوماتی سیمینار مورخہ 31/اکتوبر 2015ء کو منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس کا عنوان THE FIREFLY & THE UNIVERSE ہے۔ جس میں پاکستان کے اعلیٰ یونیورسٹیز کے پروفیسر صاحبان اپنے لیکچرز دیں گے۔ دلچسپی رکھنے والے طلباء و طالبات اور دیگر مرد و خواتین مستفید ہو سکتے ہیں۔ سیمینار میں شمولیت کے لئے بذریعہ ای میل رجسٹریشن کروائی جاسکے گی براہ کرم اپنے کوائف (نام، ایڈریس، فون نمبر اور جماعت/حلقہ اور تعلیم) seminar@nazarattaleem.org پر بھجوا کر اس سیمینار کیلئے رجسٹر ہوں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

فون: 047-6212473, 0333-9791321

(نظارت تعلیم)

ضرورت سٹاف

۞ نصرت جہاں گرلز کالج میں Female Network Administrator کی ضرورت ہے۔

تعلیمی قابلیت: چار سالہ بی ایس کمپیوٹر سائنس/ آئی ٹی/ ٹیلی کام یا بی ایس سی کمپیوٹر سائنس کے ساتھ اور نیٹ ورکنگ میں ڈپلومہ

تجربہ: Troubleshooting of: Networks, HW/SW Maintenance, Server/Domain Managment

درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست CV اور تعلیمی اسناد کے ساتھ نظارت تعلیم ربوہ یا مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر بھجیں۔ Jobs@nazarattaleem.org مزید معلومات کیلئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

موسم سرما کی بارش

۞ مورخہ 25/اکتوبر کی صبح سے ہونے والی بارش سے ملک کے کئی علاقوں میں موسم خوشگوار ہو گیا۔ شمالی علاقہ جات میں برف باری ہوئی۔ جس کی وجہ سے سردی کی لہر دوڑ گئی۔ اور سیاح گاڑیوں میں ہی پھنس گئے۔ ربوہ میں بھی 25/اکتوبر کو رم جھم کا سلسلہ جاری رہا۔ جس کی وجہ سے موسم ٹھنڈا ہو گیا۔

☆..........☆..........☆

ربوہ میں طلوع وغروب 27/اکتوبر

طلوع فجر	4:58
طلوع آفتاب	6:18
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:26

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27۔اکتوبر 2015ء

8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 دسمبر 2009ء
8:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور سے جاپانی طلباء کی ملاقات 7 نومبر 2013ء
2:00 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2015ء (سندھی ترجمہ)

مجوکہ ریئل اسٹیٹ کنسلٹنٹ اینڈ بلڈرز
اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
مینیجنگ ڈائریکٹر احسان الحق مجوکہ: 03455105787
ehsanmajoka1961@gmail.com

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونیز، موڈ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784 047-6215522

FR-10

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel:061-6779794,061-6563536

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™ Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

رفیق سنز موبائلز شاپ
ایزی پیسہ، یو پیسہ، موبی کیش، نیو سم کنکشن، گمشدہ سم فوراً نکلوائیں، MNP
نزد گلیکسی ہیئر ڈریسر اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
شفیق احمد سیال: 0332-7055434

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213 موبائل: 0333-5497411 سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

پ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men,Women Kids
سیلز مین کی ضرورت ہے۔
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com